



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رفع یدین رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھا کر اور دوسری رکعت سے کھڑے ہو کر کرنا احادیث صحیحہ مرفوعہ، غیر منسوخہ سے ثابت ہے یا نہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رفع یدین تینوں حالتوں میں احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت ہے عن نافع عن ابن عمر کان اذا دخل فی الصلوة کبر ورفع یدیه واذا قال سح اللہ لمن حمدہ رفع یدیه واذا قام من الرکعتین رفع یدیه ورفع ذلک ابن عمر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری۔

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر جب نماز شروع کرتے، تکبیر کہتے اور پہنچتے ہاتھ اٹھاتے، رکوع کو جاتے تو ہاتھ اٹھاتے اور جب سح اللہ لمن حمدہ کہتے تو پہنچتے ہاتھ اٹھاتے اور عبد اللہ بن عمر اس فعل کو اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے تھے۔

اور سوائے حضرت ابن عمر کے روایت کیا حدیث رفع یدین کو حضرت عمرو علی ووائل بن حجر و مالک بن النخیرث و انس و ابو ہریرہ و ابو حمید و ابو سعید و سل بن سعد و محمد بن مسلمہ و ابو قتادہ و ابو موسیٰ اشعری و جابر و عمرو اللہی رضی اللہ عنہم نے اور اکثر صحابہ و تابعین و محدثین کا اسی پر عمل ہے جیسا کہ جامع ترمذی میں مذکور ہے اور اس کا نسخ کسی حدیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت نہیں ہے پس جب کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت پایا گیا اور اصحاب حضرت بھی اس کو عمل میں لائے تو بے شک اس صورت میں اس پر عمل کرنے والا ناجور اور مصیب ہوگا۔ شیخ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ الباقیہ میں فرماتے ہیں: والذی یرفع احب الی من لا یرفع انتہی۔ حررہ ابو الطیب محمد شمس الحق عفی عنہ سید نذیر حسن فٹاویٰ نذیریہ ج ۱ ص ۳۵۱

ترجمہ: رفع یدین کرنے والا بہ نسبت نہ کرنے والے کے مجھ کو زیادہ پیارا ہے۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 158

محدث فتویٰ